ابن خلدون بطور سیرت نگار

*حافظ محمد ارشد اقبال

**ڈاکٹر محمد ادریس لودھی

Ibne Khaldoon is hailed as one of the greatest writer, researcher and thinker in the dicipline of serah writing. although he is also known and popular for his valuable work in the arena of history, Sociology, Politics and economics. However, ibn-e-Khalddon, in his reknown books " kitab ul Ibr" and " Muqaddama, has researched life of Prophet of Islam (PBUH) nin sysematic and lucid manner. This research paper aimed to explore the contributions of Ibn-e-Khaldoon as serah writer. This research paper may be termed as distinctive and unique by virtue of his word and nature. prior to this research, these areas have not been so far explored. Moreover, it also throws light on early life of Ibn-e-Khalddon, scholarly activities and principle features and contributions with perspective of serah writing have been highlighted in particular. Lastly, primary sources have been used in order to investigate the topic.

ولادت: رمضان 732ھ/مئی 1332ء)

وفات: 25رمضان 808ھ بمطابق16مارچ 1406ء

خالق کائنات کی طرف سے نبی کریم ﷺ انسانیت کی ہمہ جہت فلاح کا پیغام لائے۔ آپ ﷺ کی سیرت اس قدر جامع ہمہ گیر اور جاودانی ہے کہ جس کی ہدایت اور رہنمائی تاریخ انسانی کے ہر دور میں حیات انسانی کے تمام شعبوں پر محیط ہے۔ تہذیبی پیش رفت اور تمدنی ارتقاء کے تمام مراحل میں اُسوہ رسول ﷺ ہماری مکمل رہنمائی کرتا ہے۔ سیرت رسول ﷺ کی راہنمائی میں پیش آمدہ مسائل کا حل تلاش کرنا اصحاب علم و دانش پر لازم ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مسلمان ہر دور میں سیرت نگاری کے فروغ و ارتقاء میں سرگرم عمل رہے۔

ڈاکٹر محمد یٰسین مظہر صدیقی لکھتے ہیں:

''طلوعِ اسلام کے بعد نبی کریم ﷺ کی سیرت طیبہ ان اہم ترین اور سب سے قدیم

*لیکچرر شعبہ علومِ اسلامیہ، گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج، مظفر گڑھ

**اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ علومِ اسلامیہ بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی، ملتان

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

موضوعات میں غالباً سرفہرست ہے جس نے اہل دل اور صاحبانِ قلم دونوں کے دامانِ خیال کو کھینچا ہے اور ہر ایک نے اپنے علمی ظرف، ذہنی رجحان اور فنی مذاق کے مطابق پہلے تو اپنا دامن طلب بھرا اور پھر دوسرے مشتاقان پرتوِ جمالِ الٰہی و نبوی کے قلب کے سرور اور آنکھوں کے نور کا اپنے بس بھر بندوبست کیا۔ محدثینِ کرام نے اقوال و افعال اور تقاریر نبوی ﷺ کی معمولی سے معمولی جزئیات کو فنِ حدیث کے زاویۂ نگاہ سے محیط کر لیا تو مفسرین عظام نے کلام الٰہی کے تعلق سے تعبیراتِ نبوی کو محصور کیا۔ مغازی نگاروں کو فتوحاتِ اسلامی کے خیرہ کن پس منظر میں جنگ و جدال کی دنیا پسند آئی اور انہوں نے معرکہ ہائے نبوی کو سیرت کا اہم ترین پہلو بنا دیا۔ خالص سیرت نگاروں کو حیات رسول ﷺ کے ہر پہلو سے کام تھا۔ اس لئے اول لمحۂ زندگی تا دمِ واپسیں ہر جزئیہ قلم بند کیا گیا۔ نسب نگاروں نے عرب قبائلی نظام کے پس منظر میں جب اشراف کے انساب سے بحث کی تو حیاتِ رسول ﷺ کو سرنامہ بنا دیا کہ مفاخر عرب کے تاج میں نور محمدی شاہ ہیرا تھا۔ عالمی تاریخ لکھنے والوں کی تصانیف میں سیرت مبارکہ عہدِ زرّیں کا درجہ حاصل کر گئی۔
(1)

ابن خلدون نے سیرت النبی کے عہد زرین کا فلسفہ تاریخ و عمرانیات کی روشنی میں احاطہ کیا۔ ابن خلدون کی کتاب العبر اور ان کے مقدمہ کو شہرت دوام حاصل ہوئی سیرت النبی ﷺ سے متعلق بھی ان کی کتاب اور مقدمہ میں بنیادی مواد پایا جاتا ہے جس کی تفصیلات کو واضح کیا جاتا ہے۔

ابن خلدون علم و تحقیق کا وہ عظیم المرتبت اور بلند تر نام ہے جو فلسفہ اجتماعیت کا بانی، ماہر اور نقیب ہونے کے ساتھ ساتھ سیرت الرسول ﷺ پر بھی گہری اور وسیع تر بصیرت رکھتا تھا اس کا مشہور زمانہ مقدمہ جملہ علوم و معارف پر اس کی دسترس اور اس کے تصنیفی سلیقہ کی تاثیر و عمدگی کا روشن ثبوت ہے وہ ماہر عربیات ہونے کے ساتھ ساتھ ماہر عمرانیات، معلم معاشیات، مفکر سیاسیات، مئورخ کامل بھی تھا اور علوم القرآن و علوم الحدیث و فقہ کا بھی نابغہ تھا وہ انسانی نفسیات کا عارف اور جملہ علوم و فنون میں مجتہدانہ و قائدانہ شان رکھتا تھا اور امتیاز انفرادیت و جدت کا بھی حامل تھا وہ محض فلسفی اور عالم نہ تھا بلکہ عملی سیاسیات کا بھی شہسوار تھا۔ وہ حیات مستعار کے نشیب و فراز اور گردش ایام کا بھی راز داں تھا۔ غربت، امارت، اقتدار، جیل اور اہل خانہ کی غرقیابی جیسے نامساعد حالات کا سامنا، کربناک احوال کی طوفانی موجوں سے ٹکرانے کا حوصلہ، عزم اور صلاحیت رکھتا تھا اس عظیم الشان مئورخ اور سیرت نگار کے حوالے سے اس کا تفصیلی تعارف درج ذیل ہے۔

احوال و آثار:

ابوزید کنیت ولی الدین لقب عبدالرحمٰن بن محمد بن محمد بن الحسن ابن محمد بن جابر بن محمد بن ابراہیم بن محمد

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

بن عبدالرحیم الحضرمی الاشبیلی المالکی المعروف ابن خلدون نام تھا۔

ولادت ووفات:

اوائل رمضان 732ھ بروز بدھ بمقام تونس میں ہوئی (2) دائرۃ معارف اردو میں آپ کی تاریخ ولادت یکم رمضان 732ھ بمطابق 27 مئی 1332ء درج ہے۔

25 رمضان 808ھ بمطابق 16 مارچ 1406ء کو علم وتحقیق کا یہ روشن آفتاب ہمیشہ کے لئے گہنا گیا۔ یعنی قاہرہ میں وفات پائی اور قاہرہ کے مقابر صوفیہ کے باب النصر کے پاس دفن کیا گیا۔ (3) آپ عرب قبیلہ کندہ سے تعلق رکھتے تھے اور صحابی رسول وائل بن حجرؓ کی اولاد میں سے تھے۔ ان کے مورثِ اعلیٰ کا نام خالد تھا اولاد خالد کو ابن خلدون کے نام سے شہرت ملی اور اسی کنیت سے یہ عظیم مورخ مشہور ہوا (4) دائرۃ المعارف الاسلامیہ (عربی) میں لکھا ہے۔

کان جدھما خالد المعروف بخلدون ومن ھنا جاء اسم ابن خلدون الذی عرف بہ افراد ھذہ الاسرۃ.

یعنی ان دونوں (مئورخ ابن خلدون اور اس کا بھائی یحییٰ) کا جدِ اعلیٰ خالد جو خلدون کے نام سے مشہور ہوا۔ چنانچہ اسی وجہ سے یہ پورا خاندان ابن خلدون کی کنیت سے مشہور ہو گیا۔ (5)

حضرت عثمانؓ کے دور خلافت میں جب تونس فتح ہوا تو اسلامی فوج کے ساتھ حضرت وائل بن حجر حضرمی کے پوتے خالد بن عثمان تونس میں آئے۔ تونس ومراکش کے لوگ اپنے لب ولہجہ میں خالد کو خلدون اور زید کو زیدون کر دیتے تھے۔ چنانچہ خالد بن عثمان کی اولاد ابن خلدون کہلائی۔ (6)

تیسری صدی ہجری/نویں صدی عیسوی میں ان کے خاندان نے یمن سے اندلس کی طرف ہجرت کی۔ اُن کا خاندان اشبیلیہ، سبتہ اور بونہ (Bona) کے مقامات پر سکونت پذیر رہا۔ تیرھویں صدی کے وسط میں یہ خاندان افریقہ منتقل ہو گیا اور یہی تونس میں ابن خلدون پیدا ہوا۔ (7)

حصولِ علم:

ابن خلدون نے سب سے پہلے قرآن حکیم حفظ کیا پھر اپنے والد اور دیگر عظیم اساتذہ کرام سے نحو، لغت، فقہ، حدیث اور شعر وشاعری، منطق، فلسفہ، کلام، قانون، شریعتا ورعلوم عربیہ کی تحصیل کی۔ (8) ابن العماد حنبلی کے مطابق ابن خلدون نے قرآن حکیم علی بن عبداللہ بن سعد سے پڑھا۔ علوم عربیہ کی تحصیل اپنے

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

والد سے کی۔ قاضی الجماعۃ بن عبدالسلام سے فقہ پڑھی۔ عبدالمھیمن الحضری اور محمد بن ابراہیم الاربلی سے بھی کسب فیض کیا(9) عمر رضا کحالہ نے بھی اسی سے اتفاق کیا ہے۔(10)

مدوجزرِ حیات:

ابن خلدون کی پوری زندگی مدوجزرِ ایام اور گردشِ دوراں کی ایک ہمہ گیر داستان ہے وہ ایوان اقتدار اور عدالت عالیہ کے عظیم تر مناصب یعنی الکاتب، مشیر، قاضی بھی مقرر ہوئے۔ اور دوستوں کے حسد کی بدولت قید و بند کی صعوبتوں سے بھی گزرے، وہ حاکم تونس کے کاتب العلامہ بھی مقرر ہوئے۔ اُن کو 757ھ / 1356 اور 759ھ/ 1358ء میں دو مرتبہ قید کیا گیا۔(11) آپ بہت سے علمی، انتظامی اور تدریسی عہدوں پر فائز رہے، اس لئے مختلف القاب واوصاف ان کا تعارف بنے مثلاً الوزیر الرئیس، الحاجب الصدر الکبیر، الفقیہ الجلیل، علامۃ الامہ، امام الائمہ اور جمال الاسلام والمسلمین(12) وغیرہ۔

سیاحت اور تاریخ نویسی:

تونس غرناطہ، تلمسان، بسکرہ، غرناطہ، فاس، مصر و حجاز وغیرہ کے سفر میں زندگی کا ایک حصہ بسر کیا۔ 776ھ/ 1374ء میں تلمسان کے قلعہ ابن سلامہ میں چلے گئے۔ جہاں انہوں نے اپنی تاریخ لکھنا شروع کی اور 780ھ/ 1378ء تک وہیں ہی مقیم رہے۔ یکم شوال 784ھ بمطابق دسمبر 1382ء مصر گئے۔ وہاں درس دیا۔ اسی دوران اس کا خاندان جو تونس سے مصر آ رہا تھا جہاز ڈوبنے کی وجہ سے غرق ہو گیا۔ 789ھ/ 1387ء میں حج ادا کیا اور پھر 790ھ/ 1388ء قاہرہ واپس آ کر تعلیم و تدریس میں مشغول ہو گئے اور قاہرہ میں ہی فوت ہوئے۔(13)

تصانیف:

مشہورِ عالَم، مقدمہ ابن خلدون اور تاریخ ابن خلدون کے علاوہ (ان کا تعارف آگے درج ہوگا) ابن خلدون کی درج ذیل کتب کا ذکر ملتا ہے۔

1. شرح قصیدہ ابن عبدون
2. لباب المحتصل فی اصول الدین
3. رحلة
4. طبیعة العمران

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

5. شفاء السائل لتهذيب المسائل

آخری کتاب فرانسیسی اور ترکی زبان میں 1958 میں شائع ہوئی۔(14) معجم المطبوعات العربیہ میں درج ہے کہ آپ نے ابن رشد کی کتب کی تلخیص و تعلیق لکھی منطق، حساب اور اصول فقہ پر بھی نہایت مفید کتب تحریر کیں۔(15) ہدیۃ العارفین میں ابن خلدون کی شرح قصیدہ بردہ شریف تلخیص المحصل از فخر الدین رازی اور ابن خطیب کی شرح الرجز کا بھی حوالہ دیا ہے(16) زرکلی نے ابن خلدون کی کتاب رحلۃ کا پورا نام رحلۃ غرباً وشرقاً لکھا۔(17)

علماء کا خراجِ عقیدت:

علامہ ابن خلدون کی علمی، تحقیقی، اور تاریخی شہرت زبان زدعام ہے۔آپ کی تصانیف کو جو دائمی تکریم و مقبولیت خاص وعام میں حاصل ہوئی۔اس کا مقابلہ دنیا کی کسی بھی بڑی سے بڑی شخصیت سے کیا جائے۔ تو تب ہی ابن خلدون ہی کے امتیازات واوصاف نمایاں ہوں گے۔

حاجی خلیفہ نے ابن خلدون کو ایک عظیم وکبیر، فیض رساں، عالم اور مئورخ قرار دیا۔(18)

المنجد فی الاعلام میں آپ کو مئورخ، فلسفی، سیاست، قضا، اور ادب و فنون کا علامہ قرار دیا اور لکھا ہے کہ علم اور سیاست کے حوالے سے آپ کی شہرت ہر طرف تھی۔آپ کے مشہور عالم مقدمہ کو علم اجتماعیت کی بنیاد، عمرانیات، سیاسیات، اقتصادیات اور ادب کا خزینۃ العلم کے نام سے یاد کیا۔ (19)

زرکلی نے فلسفی، مئورخ، عالم اجتماعیہ، عاقل، صادق، فصیح، جمیل الشکل جیسے القاب سے آپ کا تذکرہ کیا اور عمدہ فصاحت کامل، عقل وصداقت اور خوبصورت شخصیت قرار دیا۔(20)

کحالہ نے ابن خلدون کو عالم، ادیب، مئورخ، اجتماعی حکیم (دانشور) جیسے باعزت الفاظ سے یاد کیا اور آپ کو فصیح الکلام قرار دیا۔(21)

ڈاکٹر نثار احمد نے علمی و تاریخی حلقوں میں ابن خلدون کو سب سے زیادہ معروف ومشہور شخصیت قرار دیا۔(22) علامہ سخاوی نے ابن خلدون کا ذکر نہایت ہی شاندار اور سنہری لفظوں میں کیا۔تذکرہ ابن خلدون میں انہیں فاضل، دانشور، مجموعہ فضائل، عالی قدر، عالی ہمت، عقل ونقل، علوم وفنون کا راہنما لکھا۔آپ کو کثیر الحفظ، فخر مغرب، عمدہ مصنف جیسے برتر واعلیٰ القاب سے یاد کیا۔(23)

مشہور یورپی مئورخ نے آپ کو شاندار الفاظ میں یاد کیا۔لکھتا ہے۔کسی مسلمان نے ایسا نقطہ نظر پیش نہیں کیا تھا۔جو بیک وقت ایسا جامع اور اس جیسا فلسفیانہ ہو............وہ اپنے دور کے لوگوں سے بہت اونچا

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

تھا۔ اس کے ہم وطن اس کی تعریف میں رطب اللسان رہتے تھے۔ یورپ کے جدید اور وسطی زمانہ کے موئرخین سب اسی کے خوشہ چین ہیں۔(24)

ابن خلدون ایک نہایت فاضل، صاحب خلق، اور عمدہ فضائل و خصائل کے مالک تھے ایک رفیع القدر شخصیت تھی۔ آپ فنون عقل و نقل میں کامل دسترس رکھتے تھے۔قوی الحافظہ، بہترین علمی مباحث کی اہلیت رکھتے تھے۔(25) عربی کتب و اشعار کا بیشتر حصہ آپ کو از بر تھا۔............منطق اور علم الکلام پر اس قدر عبور تھا کہ ابن رشد کی تصانیف پر تعلیق مفید لکھیں............مشہور عالم تاریخِ ابن خلدون لکھی جس کا مکمل نام درج ذیل ہے۔

کتاب العبر و دیوان المبتدا والخبر فی ایام العرب والعجم والبربر ومن عاصر هم من ذوی السلطان الاکبر(26)

اللہ تعالیٰ نے ابن خلدون کو جو رسوخ فی العلم اور خود کار ذہنی رسائی کا وافر ملکہ عطا کیا تھا۔ آپ نے اسے سیرت الرسول ﷺ کی تحقیق و تدوین اور اس مبارک موضوع کی تالیف و تصنیف کے لئے بھی وقف کیا۔

اصول تاریخ نویسی کا بانی:

نواب ذوالقدر بہادر جنگ آپ کی علمی رسائی اور عظمت کے بیان میں لکھتے ہیں۔وہ علم و فضل میں یگانہ روزگار فن، تاریخ میں ذی مرتبہ مستند محقق اور دنیائے اسلام کا بہترین مئورخ تھا۔ ساری زندگی مدبرین اور سلاطین کی صحبت میں بسر کی ....کتاب العبر اس کی بہترین تصنیف ہے............تاریخ نویسی میں ابن خلدون نئے اصول کا موجد ہے۔عرب و عجم میں اس سے قبل کسی نے اس انداز پر تاریخ نہیں لکھی (تاریخ میں سیرت نگاری بھی شامل ہے) اس کے نزدیک تاریخ میں صحیح اور غلط میں تمیز کرنے کا اصول یہ ہے کہ واقعات تاریخ کو اس کے امکان اور عدم امکان کے معیار پر جانچا جائے۔(27)

دائرۃ المعارف الاسلامیہ (عربی) کے مطابق ابن خلدون منطق فلسفہ شعر، علوم عربیہ، فقہ میں دسترس کامل رکھتے تھے............اعلیٰ مراتب و مناصب پر فائز رہے......آپ کی کتاب العبر کو کتاب عظیم قرار دیا......
یہ کتاب عرب بربر اور مغرب کی تاریخ سے متعلق ایک عظیم اور قیمتی مصدر و ماخذ کی حیثیت رکھتی ہے۔(28)

التاج المکلل کے مصنف نے آپ کو الفقیہ الامام الکاتب البلیغ اور مشہور مئورخ حکیم کے القاب سے یاد کیا۔ آپ کی کتاب العبر کو موصوف کی علمی جلالت، کثیر الاطلاع، کثیر الفوائد اور کبیر الحجم قرار دیا۔(29) یہ کتاب چودہویں صدی کے نصف آخر کے براہ راست مشاہدے اور متعدد کتابوں، وقائع اور اپنے زمانے

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

کے سفارتی اور سرکاری دستاویزوں کے گہرے مطالعے کا ثمرہ ہے............اصابت رائے کے لحاظ سے یقیناً اپنے زمانے کی سب سے اہم تصنیف ہے اور بظاہر کسی مسلمان کی کوئی بھی تصنیف اس سے سبقت نہیں لے جا سکتی۔(30)

ابن خلدون کا ذاتِ اقدس ﷺ سے والہانہ لگاؤ:

سیرت الرسول ﷺ کا مستند تاریخی مواد نہایت تصنیفی سلیقہ سے اس کتاب میں موجود ہے۔مشہور عالم مقدمہ میں ابن خلدون نے جن شاندار الفاظ میں آنحضور ﷺ کی شان اقدس اور آپ ﷺ کے اوصاف حمیدہ و خصائص وحیدہ اور مناقبِ عالیہ کو بیان کیا۔ان کا ایک ایک لفظ محبت،تعلق، مع الرسول کی معراج ہے۔ابن خلدون آنحضور ﷺ کی ذاتِ اقدس کو توریت وانجیل میں مکتوب ومنعوت قرار دیتا ہے اور قبل از تخلیق کائنات میں آپ ﷺ کو تمام اوصاف کاملہ وعالیہ سے متصف ہونا بیان کرتا ہے۔آپ ﷺ کی مہر نبوت کی تصدیق کرتا ہے آپ ﷺ کے کار ہائے نمایاں سے کفر کی تاریکیاں دور ہوئیں۔ آپ ﷺ صاحب کثیر المتبعین (جس کی سب سے زیادہ پیروی کی جائے) ومحبین (جس سے سب سے زیادہ محبت کی جائے) ہیں۔(31)

ابن خلدون اسلام کے فکر وفلسفہ تہذیب وثقافت اور تاریخ وسیاست کے ماہر اربابِ قلم میں نمایاں مقام رکھتے ہیں ان کی شہرہ آفاق کتاب مقدمہ (العبر و دیوان المبتدا والخبر) مشرق ومغرب میں متعدد بار شائع ہو چکی ہے اس وقیع کتاب کی جلد اول سیرت النبی پر مشتمل ہے۔ جسے ابن خلدون نے اپنے خاص تاریخی رنگ میں مرتب کیا ہے پیش نظر سیرت النبی ﷺ درحقیقت تاریخ ابن خلدون کی سیرت النبی ﷺ کا ترجمہ ہے(32)

ڈاکٹر نثار احمد صاحب ابن خلدون کی سیرت نگاری سے متعلق لکھتے ہیں۔

سیرت نگاری کے حوالے سے ابن خلدون کی کتاب العبر کا وہ حصہ انتہائی قیمتی ہے۔ جو تاریخ قبل از اسلام کے سلسلہ میں بنو عدنان اور قریش سے متعلق ہے نیز جس میں سیرت نبوی ﷺ کا بتمام وکمال بیان موجود ہے مثلاً عہد جاہلیت کے حالات ولادت نبوی ﷺ بعثت معراج۔آپ ﷺ کی مبلغانہ سرگرمیاں۔ بیعت ہائے عقبہ، ہجرت، غزوات، سنۃ الوفود، حجۃ الوداع اور وفات نبوی ﷺ وغیرہ جبکہ اختتام ازواج مطہرات، موالی اور کاتبین وغیرہ کے ذکر پر ہوتا ہے یہ صحیح ہے کہ ابن خلدون کی تاریخ کو وہ اہمیت حاصل نہیں ہو سکی۔ جو اس کے مقدمہ کو حاصل ہے۔ یہ بھی درست ہے کہ ابن خلدون کو شہرت مورخ اور مفکر کی

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

حیثیت سے تو ملی۔لیکن سیرت نگار کی حیثیت سے نہیں۔لیکن یہ حقیقت ہے کہ سیرت نبوی ﷺ اس کی تاریخ کا ایک حصہ ہے اوراس نے تاریخ قبل و مابعد کواس سے مربوط کر دیا ہے۔تو کوئی وجہ نہیں کہ ہم اس کی سیرت نگارانہ حیثیت کو کسی اہمیت کا مستحق نہ سمجھیں۔ لہٰذا اس کے طویل تاریخی بیان میں نسبتاً مختصر بیان سیرت کو سامنے رکھتے ہوئے وہ بجا طور پر سیرت نگاران کی صف میں شامل ہے۔(33)

ابن خلدون کی سیرت نگاری کے نمونے:

ابن خلدون کی سیرۃ نگاری کے حوالے سے شہرہ آفاق مقدمہ ابن خلدون کتاب کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ یہ اگر چہ سیرۃ کے موضوع پر کوئی باقاعدہ تصنیف نہیں تاہم چیدہ چیدہ مقام پر سیرۃ النبی ﷺ کے واقعات کا مدلل حوالہ موجود ہے اسلامی زندگی کے بعض علمی، تاریخی، عمرانی اور سیاسی مسائل کے حل کے متعلق اپنی آراء کی تائید میں علامہ نے واقعاتِ سیرت سے استدلال کیا ہے اوراس طرح بعض امور کی مخالفت میں بھی واقعات سیرۃ سے استشہاد کیا ہے اس طرح اگر اس عظیم کتاب میں جا بجا موجود واقعات سیرۃ کو یکجا کیا جائے تو ایک متوسط حجم کی کتاب سیرۃ تیار ہو سکتی ہے چنانچہ آئندہ صفحات پر ان واقعاتِ سیرۃ کا مختصر احاطہ کیا جائے گا یہ امر بھی لائق التفات ہے کہ فاضل مؤلف نے صرف واقعات نگاری سے کام نہیں لیا بلکہ اکثر مقامات سے استخراج نتائج کیا۔اس انداز سے ایک طرف علامہ کے منہج سیرۃ نگاری کا اظہار ہوتا ہے تو دوسری جانب خود سیرۃ کی جامعیت اور کاملیت بھی واضح ہوتی ہے کہ سیرۃ ایک ایسا باکمال اور لازوال ذریعہ ہدایت ہے جو ہر علمی اور عملی میدان میں انسانیت کی مکمل رہنمائی کرتا ہے مقدمہ میں جا بجا آثار وسنن نبوت اور اقوال وافعال رسالت مآب ﷺ سے موقع محل کی مناسبت سے حوالہ جات موجود ہیں مثلاً باب سوم فصل 25 صفحہ نمبر 195 تا 201 پر امانت وخلافت پر قیمتی مباحث میں درج ہے۔

''رسول ﷺ ہی ایک ہستی ہے جو بتوفیق خدا انسانوں کے امور آخرت کو خوب جانتی اور پہچانتی ہے اوران کی مصلحتوں سے خوب واقف ہے۔''

مزید حضور ﷺ کی حدیث مبارکہ کا حوالہ دیا گیا کہ تمہارے اعمال ہی تم پر ظاہر ہوں گے صفحہ 200 تک اسی موضوع پر اقوالِ رسول ﷺ وصحابہ اوران کی سنن مطہرہ کا حوالہ دیا گیا ہے۔فصل 29 صفحہ 213-214 پر بیعت کی حقیقت وحیثیت پر گفتگو میں بھی سیرۃ النبیؐ کے حوالے دیے ہیں۔

بیان ولی عہد اور واقعہ قرطاس:

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

امامت کے موضوع پر اظہار خیال کرتے ہوئے علامہ ابنِ خلدون نے ولی عہدی کا ذکر بھی کیا اور من جملہ دیگر امور کے ضمن میں سیرۃ النبی ﷺ سے متعلق واقعہ قرطاس کا حوالہ دیا ہے کہ حضرت عباس بن عبدالمطلب کے استفسار پر جب حضرت علیؓ نے ان کے ساتھ جا کر حالت مرض میں آنخضور ﷺ سے بنو ہاشم کی ولی عہدی کے متعلق معلوم کرنے پر حضرت علیؓ نے انکار کیا۔ حضرت علیؓ کے اس انکار سے نتیجہ اخذ کیا کہ واقعتاً حضور ﷺ نے کسی کو اپنا جانشین مقرر نہیں کیا تھا۔

سلطنت وسلطان کے خصائص اور انگشتری ومہر نبوی ﷺ کا ذکر:

چھتسویں فصل میں علامہ نے سلطان اور سلطنت کی خصوصیات اور لوازمات کا ذکر اپنے مخصوص فلسفیانہ اور نہایت عالمانہ انداز میں کیا ہے مہر اور انگشتری کو سلطانی خصوصیات کا حصہ قرار دینے کے لئے علامہ نے پھر ایک مرتبہ سیرۃ النبیؐ کے مشہور واقعہ کا حوالہ دیا کہ جب حضور ﷺ نے چاندی کی انگوٹھی پہ اپنی مہر بنوائی جس پر فقط محمد رسول ﷺ کندہ کیا تھا۔ کیونکہ عجم میں مکتوب بلا مہر کو اہمیت نہیں دی جاتی تھی علامہ نے امام بخاری کے حوالے سے بیان کیا ہے کہ حضور ﷺ نے پھر اس جیسی انگوٹھی دوسرے لوگوں کو بنانے سے منع کر دیا تھا تا کہ آپ کی مہر کا غلط استعمال نہ ہو سکے، علامہ کی تحقیق کے مطابق یہ انگوٹھی حضرت عثمان کے دور تک موجود رہی اور ان سے (حضرت عثمان) سے چاہِ اریس (کنویں کا نام) میں گری جس کا ان کو بے حد صدمہ ہوا تھا۔ (صفحہ نمبر 262-263)

اسلوب جنگ اور سیرۃ النبی ﷺ:

سینتیسویں فصل میں علامہ ابن خلدون نے اسلوب جنگ سے متعلق گفتگو کی ہے اس سلسلہ میں مختلف اقوام کے طریقہ جنگ پر بحث کی ہے اور متعدد مقامات پر اسلوب کی مناسبت سے آنخضور ﷺ کے اقوال و اعمال کا حوالہ دیا ہے مثلاً صفحہ 270 پر اخوت اسلامی کی مثال ایک مضبوط دیوار سے دی گئی حدیث کا ذکر ہے اور میدانِ جنگ میں بزدلی دکھاتے ہوئے بھاگنے کی مذمت ہے اسی طرح صفحہ 271 پر آغازِ اسلام میں جنگی صف بندی کس طریقہ پر ہوتی تھی اس کا بیان ہے خفیہ جنگی اسلوب کے ضمن میں آنخضور ﷺ کا فرمان ''الحرب الخدعة'' (جنگ حیلہ بازی کا نام ہے) اور اس ضمن میں خاص طور پر آنخضور ﷺ کی اہم خصوصیت ''نصرت بالرعب میسرۃ الشھر'' (ایک ماہ کی مسافت پر آنخضور ﷺ کا رعب دشمن پر چھا جاتا ہے) کا ذکر کیا کم تعداد کا حضور ﷺ کی قیادت میں بڑی فوج پر غالب آجانا ان سب واقعات کو علامہ نے

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

معجزات نبویؐ قرار دیا۔ (معجزات کے علاوہ یہ فتوحات آنحضور ﷺ کی عظیم الشان قائدانہ صلاحیتوں کا مظہر ہیں)۔

ظہورِ مہدی اور سیرت:

فصل 52 صفحہ 309 تا 324 پر علامہ نے قرب قیامت میں امام مہدی کے ظہور سے متعلق موافق و مخالف ہر دو طرح کی احادیث کو بیان کیا ہے صفحہ 309 پر امام سہیلی کی تکذیب مہدی کو کفر قرار دینے والی حدیث پر تنقید نقل کی۔ مہدی سے متعلق بہت سی احادیث کا بیان اور ان احادیث کے بعض رجال پر علامہ کی عالمانہ اور مدلل تنقید کو علامہ کے ذوق سیرت نگاری کی عکاسی کہا جا سکتا ہے۔

اس سے حدیث و سیرت پر ان کی وسعت مطالعہ اور عبور کا بھی اظہار ہوتا ہے۔ ظہور مہدی کے سلسلہ میں بہت سی احادیث کا حوالہ دیا اور پھر منکرین خروج مہدی کی حدیث کو ضعیف و مضطرب قرار دیا (حصہ 319)

عروج وزوالِ امت:

باب سوم کے اختتام یعنی فصل 53 میں اقوام سلطنت کے عروج وزوال کے بیان (صفحہ 325 سے 336) تک ہمارے موضوع سے متعلق بعض اہم اشارات صفحہ 328 تک پائے جاتے ہیں اور متعدد مقامات پر امام سُہیلی کا حوالہ دیا گیا اس ضمن میں اسلام کو پیش آنے والے حوادث سے متعلق حضور ﷺ کی بعض پیش گوئیوں کا ذکر ہے۔ صحیحین اور ترمذی کے حوالے سے حضرت حذیفہؓ اور ابو سعید خدریؓ کی بیان کردہ روایات کا ذکر ہے کہ آنحضور ﷺ نے قیامت تک پیش آنے والے واقعات کی خبر دی تھی۔

تاریخ وفضائل مکہ ومدینہ:

باب چہارم کی فصل 6 صفحہ 344 تا 351 کا اصل عنوان ''دنیا کے عظیم ترین معابد و مساجد'' ہے۔ اکثر کتب سیرت کے تمہیدی مباحث میں مقامات مقدسہ کا تاریخی پس منظر اور فضائل کا باب باندھا جاتا ہے، اس سلسلہ میں علامہ ابن خلدون کی مذکور فصل میں حدیث و آثار کی روشنی میں مسجدِ نبوی، مسجدِ حرام اور مسجدِ اقصیٰ کی فضیلت مکہ کی آبادکاری حضرت ابراہیمؑ اور ان کے خاندان کی اس شہر میں آمد مسجد حرام کی تعمیر کعبۃ اللہ کے فضائل فتح مکہ کے بعد آنحضور ﷺ کا طرز ابراہیمی پر خانہ کعبہ کی دوبارہ تعمیر سے احتراز (صفحہ 346) فتح کے

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

وقت خانہ کعبہ کے خزانہ سے ستر ہزار اوقیہ سونا ملنا، مسجد اقصیٰ کے تاریخی احوال ان مقدس مقامات ثلاثہ (مسجد حرام، مسجد نبوی ﷺ، مسجد اقصیٰ) کی توسیع کے احوال یثرب کی وجہ تسمیہ یثرب بن مہائل مالق نے یہ شہر آباد ہیں) رافع بن خُدیج کی مرفوع حدیث امام مالک تک پہنچی کہ مدینہ مکہ سے افضل ہے۔ جیسے عنوانات موجود ہیں۔

مقدمہ میں مواد سیرت:

باب چہارم کی فصل 16 صفحہ 361 پر دولت مند شہریوں کو اپنی حفاظت کے لئے حکومت کا سہارا لینے کی کیفیت پر گفتگو کرتے ہوئے علامہ نے بیان کیا ہے کہ موجودہ (عہد ابن خلدونمیں) حکومت عدل وانصاف پر مبنی نہیں، یہ شرف صرف خلافت راشدہ کو حاصل تھا جو حضور ﷺ کی رحلت کے تیس سال بعد تک قائم رہی اس طرح اپنے مئوقف کی تائید میں حدیث کہ ''میرے بعد خلافت 30 سال تک رہے گی'' کا حوالہ دیا گیا۔

باب 5 کی فُصول بعنوان خزانوں اور دفینوں کی تلاش طلب معاش کا طبعی طریقہ پر بحث کرتے ہوئے حضور ﷺ کی ایک دعا کا حوالہ صفحہ 380 پر دیا گیا کہ معاشی زندگی میں غفلت اور سستی سے حضور ﷺ نے اللہ کی پناہ مانگی اس سے کسبِ حلال سے متعلق سیرۃ النبی ﷺ کی اہم تعلیم پائی جاتی ہے۔ اسی طرح صفحہ 385 پر کاشتکاری پر بحث کی ہل دیکھ کر آنحضورؐ کی ناپسندیدگی قبل از قیامت زکوۃ کو تاوان سمجھنے کی پیشین گوئی جیسے واقعات کا بیان براہِ راست سیرت النبی کے متعلق ہے۔

فصل 25 صفحہ 401 تا 402 دایوں کے کام پر بحث کی گئی ہے اس کی اہمیت بیان کرتے ہوئے انبیاء کرامؑ اور خصوصاً حضور ﷺ کا مختون اور خوش وخرم پیدا ہونے کا ذکر ہے۔

فصل 29 صفحہ 403 پر پیشہ طب کی افادیت پر گفتگو میں حضور کا فرمان کہ ''معدہ بیماریوں کا گھر ہے'' نقل کیا۔ بعض حوالہ جات فصل 19 صفحہ 465 تا 466 پر درج ہیں فصل 30 صفحہ 407 کتابت سے متعلق اظہار خیال میں آنحضور ﷺ کے شرف اُمیت کو اجاگر کیا صنعت، موسیقی صفحہ 410 تا 414 پر بحث کے دوران صفحہ 412 پر حضور ﷺ کا فرمان ہے کہ مجھے لحنِ داؤدی عطا ہوا ہے اس سے حضور کا لحن تلاوت مراد ہے۔

باب 6 فصل 4 صفحہ 419 تا 421 شہروں میں مروجہ علوم اور فصل 5 صفحہ 421 تا 424 علم قرأت کے بیان میں آثارِ سیرت کے ضروری حوالہ جات موجود ہیں۔

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

فصل6:

صفحہ (424 تا428)علم حدیث پر مبنی ہے حدیث وسیرت میں اپنے فنی وتکنیکی فرق وامتیاز کے باوجود گہری مطابقت بھی رکھتے ہیں۔ چنانچہ اس ضمن میں علم ناسخ منسوخ بیان سند متن اتصال وانقطاع سند کا بیان اور صحاح ستہ اور موطا کا تعارف محدثین کرام کی خدمات جلیلہ شروحات صحاح ستہ وکتب حدیث کی تفہیم جیسے موضوعات پر مفید بحث ہے۔

فصل8:

صفحہ نمبر433 پر علم الفرائض (علم وراثت) سے متعلق اقوال نبویؐ کو نقل کیا ہے فصل 14 علم الاعداد صفحہ 659 پر بھی اس کا حوالہ دیا ہے۔

فصل9:

صفحہ نمبر 433 تا 434 علم اصول فقہ پر حضور ﷺ کے متعدد فرامین موجود ہیں اور عہد نبویؐ کی کیفیت واحوال، فقہ کا بیان دراصل سیرت کے فقہی پہلو سے متعلق ہونے کی وجہ سے سیرت کا ہی حصہ قرار دیا جاسکتا ہے

فصل10:

صفحہ نمبر438 تا 446 علم الکلام پر اظہار خیال کے دوران اس علم سے شکوک جنم لینے کا علاج آنحضورﷺ کے نہ امین پر پختہ یقین کو قرار دیا اور لکھا کہ حضور ہماری خیر خواہی کے ہم سے زیادہ طالب ہیں دربار ہرقل میں ابوسفیان کا حالت کفر میں آنحضورﷺ کے اوصاف حمیدہ کا اقرار صفحہ 442 کتاب الایمان صحیح بخاری میں ایمان کے گھٹنے بڑھنے کی کیفیت پر متکلمانہ بحث ایمانیات سے متعلق بعض ارشاداتِ نبویﷺ کی تشریح کی گئی ہے.

فصل11:

صفحہ 446 تا452 میں علم تصوف پر قیمتی مباحث میں آنحضور ﷺ کے بعد اقوال واحوال کا بیان موجود ہے یہی مضمون فصل12 صفحہ 453 پر علم التعبیر (خواب) کا ہے۔

فصل22:

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

صفحہ 468 تا 473 سحر وطلسمات کے بیان صفحہ 470 اور صفحہ 472 پر حضور ﷺ پر جادو کے اثر اور معوذتین سے افاقہ ہونے کا بیان ہے۔

فصل 26:

صفحہ 504 تا 509 پر علم النجوم کی تردید کے ضمن میں صفحہ نمبر 505 پر آنحضور ﷺ کا ارشاد نقل کیا ہے کہ سورج اور چاند گرہن کا زندگی وموت کے فیصلوں سے کوئی تعلق نہیں اور دوسری حدیث میں یہ کہ کواکب میں کرشمہ تسلیم کرنا کفر ہے۔

فصل 36:

صفحہ 523 اہل عجم کے اسلامی علوم پر بحث اسلام کے عربی الاصل ہونے کے باوجود شرعی وصنعتی علوم میں اہل عجم کی عرب برتری پر علامہ کو سخت حیرت وتعجب ہے۔ عرب کی اُمیت کو بیان کرتے ہوئے علامہ نے خطبہ حجۃ الوداع کے آخری نبوی ﷺ الفاظ نقل کئے۔

''میں تمہاری رہنمائی کے لئے دو چیزیں یعنی کتاب وسنت کو چھوڑے جارہا ہوں''

عربی زبان وادب سے متعلق دونوں فصول میں حضور ﷺ کی مشہور حدیث ''اُوتیت الجوامع الکلم'' تفہیم مقصد کے لئے حوالہ دیا ہے۔ اسی طرح 552 فصل 50 میں شعروشاعری پر اظہار خیال کرتے ہوئے آنحضور ﷺ کی سماعت اشعار کا حوالہ دیا۔

مقدمہ ابن خلدون کے اس سیرتی مواد کا یہ تحلیلی جائزہ اور آئندہ صفحات پر ان کی کتاب العبر کے حصہ اول جو السیرۃ النبویۃؐ کے نام سے الگ شائع ہوئی اس کے جائزے سے معلوم ہوگا کہ ابن خلدون ایک کامل محقق، سیرت نگار تھے۔

تعارف السیرۃ النبویہ صلی اللہ علیہ وسلم

(از ابن خلدون)

سیرت النبی ﷺ کے موضوع پر ابن خلدون کی کتاب (السیرۃ النبویہ ﷺ) ان کی شہرہ آفاق تاریخ العبر دیوان المبتدا والخبر کا اہم حصہ ہے تاریخ ابن خلدون کا سیرت النبیؐ پر مشتمل یہ حصہ اہمیت کا حامل ہونے کے ساتھ ساتھ سیرت کے تاریخی تناظر میں مطالعہ میں مددگار ہے۔ علامہ ابن خلدون نے سیرت النبیؐ میں تاریخی انداز میں اختصار اور جامعیت کے ساتھ حیات طیبہ کے اہم گوشوں کو بیان کیا ہے۔ احمد البز رہ کی تحقیقی

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

کاوش سے تیار ہونے والی ابن خلدون کی کتاب مکتبہ معارف للنشر والتوزیع ریاض سعودی عرب سے 1418 بمطابق 1998ء میں پہلی مرتبہ شائع ہوئی۔

کتاب کے شروع میں محقق احمد البرزہ کا ایک طویل مقدمہ ہے جس میں سیرت النبیؐ کی اہمیت ابن خلدون کی علمی عظمت اس کتاب کی خصوصیات اور ابن خلدون کے احوال وآثار درج ہیں۔

فاضل مقدمہ نگار نے ابن خلدون کے منفرد اسلوب اور ذوق مطالعہ پر اس کی تعریف کی اور خصوصاً ابن خلدون کی علمی عظمت کو خراجِ عقیدت پیش کیا طوالت کی وجہ سے کتاب میں اسناد وتکرار کو حذف کر دیا گیا۔ ابن خلدون کا پورا بیان نہایت جامع اور مربوط ہے۔

اصل کتاب ص15 تا 213 کل 198 صفحات پر مشتمل ہے کتاب کے آخر میں فاضل محقق احمد البرزہ نے کتاب میں مذکورہ قرآنی آیات واحادیث مبارکہ، علماء کے اسماء گرامی ان کی کنیت القاب کے ساتھ درج کیئے ہیں۔ کتاب میں مذکورہ خواتین، اماکن، اشعار کی بھی فہرست کتاب کے آخر میں درج کی اور فہرست موضوعات بھی ساتھ دی گئی ہے۔ 14 صفحات پر مشتمل مقدمہ کو بھی شمار کیا جائے تو کتاب کی کل صفحات 257 صفحات ہیں۔

کتاب کے ماخذ:

محقق احمد البزرہ نے صرف سیرت ابن خلدون میں بیان ہونے والے واقعات کو من وعن نقل ہی نہیں کیا بلکہ علوم اسلامیہ کی امہات الکتب سے ان بیانات کا تقابل کیا اور جا بجا واقعات کی صحت نوعیت اور ان میں مذکورہ اماکن واشخاص اور متعلقہ آیات واحادیث وآثار اور دیگر واقعات کے حوالہ جات تقریباً ہر صفحہ کے نیچے درج کیئے ہیں۔ اس اعتبار سے یہ کتاب صرف ابن خلدون کی تاریخ اور اس کے علم ومعارف ہی پر مبنی نہیں بلکہ دیگر کتب کے ساتھ اس کی مناسب تصحیح وتغیر کی وجہ سے امھات الکتب کی تصویب وتصدیق کی خوبی سے بھی متصف ہو چکی ہے اس طرح کتاب کی اہمیت وافادیت اور تحقیقی مقام و مرتبہ میں کئی چند اضافہ ہو چکا ہے۔ تصحیح وتصویب کے وقت احمد البرزہ کے پیش نظر درج ذیل کتب تھیں۔

(1) الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب	(از ابن عبدالبر)	(م 463ھ/1070ء)
(2) الصحابہ فی تمیز الصابہ	(ابن حجر عسقلانی)	(م 852ھ/1449ء)
(3) الاکتفافی مغازی المصطفیٰ	(ازالکلاعی (مخطوط)	(م 634ھ/1236ء)
(4) تاریخ بغداد	(خطیب بغدادی)	(م 463ھ/1070ء)

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

(5) تاریخ مدینہ ودمشق	(ابن عساکر)	(م 571ھ/1175ء)
(6) تاریخ مدینۃ المنورۃ	(ابن شبہ المنیر ی العصری)	
(7) تدریب الراوی	(امام جلال الدین سیوطی)	(م 911ھ/1505ء)
(8) تعجیل المفقود	(ابن حجر)	(م 852ھ/1449ء)
(9) تفسیر ابن کثیر	(ابن کثیر)	(م 774ھ/1372ء)

امام ابن خلدون نے سیرت النبی ﷺ کی اپنی اس تالیف میں درج ذیل عنوانات پر بحث کی واقعات بیان کیے ان پر عمدہ معلومات فراہم کیں۔ کتاب کا آغاز قبیلہ اوس وخزرج کے تعارف، تاریخ مدینہ، یہود کے احوال قبل از ہجرت، مدینہ کی حالت پھر بیعت عقبہ اولیٰ وثانیہ اور ہجرت کو بیان کیا پھر ولادت نبوی ﷺ تا وفات نبوی ﷺ اور سقیفہ بنی ساعدہ میں مہاجرین وانصار کا اجتماع، حضور کی تدفین اور حضرت ابوبکرؓ کا انتخاب ان کی بیعت اور ان کے خطبہ امارت پر کتاب کو مکمل کیا۔

اوس وخزرج کے قبائل کا تعارف، مدینہ منورہ کی تاریخ، آب وہوا، ماحول، تاریخی پس منظر، مختلف بادشاہوں کا دورحکومت، کتب مقدسہ میں سے حضرت داؤد وموسیٰ علیہما السلام کے واقعات، اوس وخزرج کے احوال ان کی قبائلی تقسیم مختلف سرداروں کے احوال، ان کے کارنامے اور مشہور مقدمات واقعات، قبائل یہود کا تعارف حضور ﷺ کے احوال ہجرت۔ فتح مکہ، غزوہ حنین اور تقسیم مال فے پر بعض نوعمر انصار کی بے چینی پر آنحضور ﷺ کا عظیم الشان خطاب (ص35) پر احسن طریقے سے تذکرہ کیا گیا ہے۔

ان تمام واقعات کو تعارف سیرت رسول، کتاب کا اسلوب اور قاری کے لیے ذریعہ علم کی خاطر انہیں تحریر کیا جس میں اوس وخزرج کا قبول اسلام، بیعت عقبہ اولیٰ وثانیہ کا ذکر اسلام کی مدینہ میں اشاعت اور ہجرت نبوی کا بیان ہے۔ کتاب کی باقاعدہ ابواب بندی نہیں کی گئی بلکہ مسلسل عنوانات درج کیے گئے ہیں درج بالا عنوانات کے بعد اب سیرت النبی ﷺ کے بیان کا باقاعدہ آغاز منطقی اور تاریخی ترتیب سے ہوتا ہے ان موضوعات میں مندرجہ ذیل امور پر بحث کی گئی ہے۔

قریش کا حسب نسب، قبل از اسلام ان کی حالت، ظہور اسلام، حضور ﷺ کی ولادت پر روشنی، بچپن، لڑکپن، دادا کی وفات، شام کا سفر، نکاح خدیجہؓ تعمیر کعبہ، کی ابتدا، السابقون الاولون کے اسماء گرامی مع اسماء قبائل وفد قریش کی جناب ابوطالب سے ملاقات اور حضور ﷺ کی شکایت، ہجرت حبشہ، حضرت عمر وحمزہ کا اسلام، حضور ﷺ اور صحابہ کا استہزاء اور آپ کو دی جانے والی تکالیف کا بیان۔ اسریٰ ومعراج بیعت عقبہ اولیٰ و ثانیہ حکم قتال کا نزول صحابہ اور آنحضور ﷺ کی ہجرت مدینہ، مواخات، غزوات وسرایا ان کے نام، مقام

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

واقعات تاریخیں کیفیت واقعہ رجیع عمرہ صلح حدیبیہ، شاہان عجم کے نام خطوط، غزوہ خیبر، مہاجرین حبشہ کی واپسی، عمرۃ القضاء، فتح مکہ، غزوات حنین، طائف، تبوک، اسلام عروہ بن مسعود عام الوفود، وفود کے نام مع قبائل، حجۃ الوداع، عمال کا تقرر، غنائم خیبر، لشکر اسامہ کی تیاری، اسود عنسی، مسیلمہ کذاب اور طلیحہ (جھوٹے مدعیان نبوت) کا بیان آنحضورؐ کا مرض وفات، سقیفہ بنی ساعدہ کے واقعات، تاریخی صحت، ادبی حسن بیان اور منطقی ترتیب سے بیان کیے ہیں۔

خلاصہ:

ابن خلدون کے احوال و آثار کے جائزہ اور ان کی سیرت نگاری کے حوالے سے حقیقت واضح ہوتی ہے، یہ عظیم بطلِ علوم وفنون، ماہر عمرانیات واجتماعیت ہی نہیں تھا بلکہ سیرت الرسول ﷺ کا بہترین مصنف محقق بھی تھا واقعات سیرت کی سند اور صحت کو مدنظر رکھتے ہوئے اس فاضل مؤلف کے تاریخ و سیرت کو ایک دوسرے کے قریب کرنے کی جو عظیم الشان علمی اور تحقیقی کاوش کی وہ دنیائے سیرت نگاری کا نیا روشن باب ہے۔

علامہ ابن خلدون کی ذات مجموعہ علوم ومعارف تھی۔ ان کا نام علمی سند اور تحقیقی حوالے کا درجہ رکھتا ہے۔ انہوں نے اپنے مشہور زمانہ مقدمہ میں جو مضامین سیرت پیش کئے ہیں وہ مضامین ابن خلدون کو صف اول کا سیرت نگار ظاہر کرتے ہیں۔ اس طرح ان کی تصنیف کتاب العبر کا وہ حصہ جو دورِ رسالت مآب ﷺ سے متعلق ہے ضروری اور مفید اضافوں اور وضاحتوں کے ساتھ الگ شائع ہو چکا ہے۔ یہ پوری کتاب سیرت النبی ﷺ پر مبنی ہے اور اپنے موضوع کے لحاظ سے ایک کامل اور جامع کتاب ہے۔

حوالہ جات وحواشی

(1) ڈاکٹر محمد یٰسین مظہر صدیقی، مضمون تاریخ یعقوبی سیرت النبی کا اہم ماخذ بحوالہ نقوش، 563/1

(2) ابن العماد حنبلی، ابوالفلاح عبدالحیٰ (1032 تا 1089ھ)، شذرات الذھب 78/7 دارالافاق جدید بیروت بلا تاریخ

(3) Alferd Bel، بحوالہ اردو دائرۃ معارف 504/1 دائرہ معارف الاسلامیہ (عربی) میں تاریخ وفات 19 مارچ درج ہے۔ ملاحظہ ہوں جلد اول ص 153 اور المنجم ۔ المطبوعات العربیہ ص 96 کے مطابق باب النصر کے قریب سپرد خاک کیا گیا۔

(4) برق، غلام جیلانی، مورخین اسلام، ص 76

(5) دائرہ المعارف الاسلامیہ (عربی) 153/1

(6) Alferd Bel، بحوالہ اردو دائرہ معارف، 503/1

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

(7) ذوالقدر بہادر جنگ خلافتِ اندلس، ص 442
(8) دائرہ معارف (اُردو)، 504/1
(9) ابن العماد حنبلی، شذرات الذھب، 76/7
(10) عمر رضا کحالہ، معجم المولفین، 188/5
(11) دائرہ معارف (اُردو)، 504/1
(12) محمد ثانی، مقدمہ سیرت النبی (از ابن خلدون) ص 41
(13) دائرہ معارف (اُردو)، 504, 505/1
(14) محمد ثانی، مقدمہ سیرت النبی (از ابنِ خلدون)، ص 43, 44
(15) سرکیس یوسف، معجم المطبوعات العربیہ والمعربہ، ص 96
(16) اسماعیل پاشا بغدادی، ہدیۃ العارفین، 529/1
(17) زرکلی، الاعلام، 106/4
(18) حاجی خلیفہ، کشف الظنون، 278/1
(19) لوئیس معلوف المنجد فی الاعلام، 10/4
(20) خیرالدین زرکلی، الاعلام، ص 106/4
(21) عمر رضا کحالہ، معجم المولفین، 188/5
(22) ڈاکٹر نثار احمد، مضمون اسلامی اندلس میں سیرت نگاری کا ارتقاء بحوالہ اندلس کی اسلامی میراث، ص 156
(23) علامہ سخاوی، الضواللامع لاھل القرن التاسع، 147/4
(24) بحوالہ محمد ثانی، مقدمہ سیرت النبی مطبوعہ بیروت (از ابن خلدون)، ص 41
(25) المقری، الشیخ احمد بن محمد المقری التلمانی نفح الطیب، 304/8
(26) سرکیس یوسف، المعجم المطبوعات العربیہ والمعربہ، ص، 96
(27) نواب ذوالقدر بہادر جنگ، خلافتِ اندلس، ص 442 تا 444
(28) ملاحظہ ہوں 152/1 تا 155
(29) صدیق حسن القنوجی، التاج المکلل، ص 1352, 1353
(30) دائرۃ معارف (اُردو)، 506/1
(31) ملاحظہ ہوں مقدمہ ابن خلدون، 2/1
(32) ڈاکٹر حقانی میاں قادری، مقدمہ سیرت النبی (از ابن خلدون)، ص 49
(33) ڈاکٹر نثار احمد، مضمون اسلامی اندلس میں سیرت نگاری کا ارتقاء بحوالہ اندلس کی اسلامی میراث، ص 157 تا 158

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.